اُردو زبان وادب کی ترویج میں ریڈیو پاکستان کی خدمات

(Services of Radio Pakistan in the Promotion of Urdu Language & Literature)

DOI: https://doi.org/10.54692/nooretahqeeq.2023.07032021

ڈاکٹر سمیرا اکبر
Dr. Sumaira Akbar
Assistant Professor, Department of Urdu
Govt. College University, Faisalabad

ڈاکٹر عبدالعزیز ملک
Dr. Abdul Aziz Malik
Assistant Professor, Department of Urdu
Govt. College University, Faisalabad

ڈاکٹر رابعہ سرفراز
Dr. Rabia Sarfraz
Assocaite Professor, Department of Urdu
Govt. College University, Faisalabad

Abstract:

Radio is one of the most amazing and effective inventions of the last century. Radio Pakistan came into being with the independence of Pakistan in ۱۹٤۷. From the very beginning, Radio Pakistan made many efforts for the promotion and development of Urdu language, consciously and unconsciously. Urdu programs were started from Radio Pakistan to acquaint people with Urdu language. Later, Urdu experts were hired to correct the accent and pronunciation of Urdu language. The services of Radio Pakistan are very important in popularizing Urdu poetry through music. Drama is an important genre of literature and radio played an important role in bringing and popularizing Urdu drama to the masses. Many radio dramas of Radio Pakistan were later published in book form and proved to be an important addition to Urdu literature. Another important service of Radio Pakistan in relation to the promotion of Urdu language and literature is the publication of the Urdu radio magazine "Ahang". "Ahang" is the only Urdu magazine of Pakistan which has been continuously published since ۱۹٤۸. In short, services of Radio Pakistan for the promotion of Urdu language and literature have been assessed thoroughly.

Keywords:

Radio Pakistan, PBC, Urdu language, Urdu Literature, Urdu

Drama, Aahang, External Transmission.

ریڈیو گذشتہ صدی کی حیرت انگیز اور موثر ایجادات میں سے ایک ہے۔ تاروں کے بغیر برقی سگنل کے ذریعے پیغام رسانی گگلیمو مارکونی(Guglieimo Marconi) [۱] کا وہ کارنامہ تھا جس سے ابلاغیات کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو گیا۔ اس عمدہ اور کار آمد ایجاد پر مارکونی کو نوبل انعام سے بھی نوازا گیا۔ ابتدا میں ریڈیو کو فوج اور دیگر محکموں کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں میں اضافے کے لیے استعمال کیا گیا۔ تجارتی بنیادوں پر ریڈیو نشریات کا آغاز ۱۹۲۰ سے ہوا۔ جس کے بعد ریڈیو سرکاری سطح پر تشہیر، اطلاعات کے ذریعے رجحان سازی اور پروپیگنڈا کا ذریعہ تھا جب کہ عوام کے لیے یہ ایجاد حیرت، مسرت، معلومات، اطلاعات اور انتظار کی علامت بن گیا۔ مارچ ۱۹۲۶ء میں انڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ایک نجی کمپنی کی شکل میں قائم ہوئی۔ بعد ازاں ۲۳ / جولائی ۱۹۲۷ء کو انڈین براڈ کاسٹنگ ایسوسی ایشن نے بمبئی میں اپنا اسٹیشن قائم کیا اور برصغیر پاک و ہند میں ایک نشریاتی ادارے کی حیثیت سے کام کا آغاز کیا۔

ہمارے خطے میں ریڈیو ابتدا ہی سے اُردو شاعروں اور ادیبوں کا مسکن رہا۔ اُردو کے تمام بڑے اور نامور ادیب کسی نہ کسی طرح ریڈیو سے وابستہ رہے۔ ایک دور میں دو معروف ادیب بھائی پطرس بخاری اور زیڈ اے بخاری اس اہم ادارے کے اہم افسر رہے تو دیوان سنگھ مفتون نے اس ادارے کو بی بی سی (بخاری برادرز کارپوریشن) کہا جو بہت معروف ہوا۔ اُردو کے ان ادیبوں اور شاعروں کی موجودگی میں ریڈیو کے پروگراموں کے ذریعے اُردو زبان و ادب کا فروغ قدرتی امر تھا۔ ریڈیو پاکستان برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے نتیجے میں ۱۴ / اگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آیا۔ آزاد مملکت کے قیام کا اعلان بھی ریڈیو پاکستان کے مائیک کے حصے میں آیا۔ ریڈیو پاکستان، لاہور سے ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر آخری مرتبہ آل انڈیا ریڈیو کی اناؤنسمنٹ ہوئی۔ بعد ازاں ریڈیو پاکستان کا عارضی ابتدائی نغمہ نشر ہوا۔ اس نغمے کے موسیقار خواجہ خورشید انور تھے۔(۷) قیام پاکستان کی اناؤنسمنٹ انگریزی زبان میں ظہور آذر نے کی جب کہ اُردو میں یہ اعلان مصطفی علی ہمدانی نے کیا۔ پاکستان کے قیام کا اعلان ۱۳ اور ۱۴ / اگست کی درمیانی شب ۱۲ بجے سے ٹھیک ۵ سیکنڈ پہلے کیا گیا۔ اس اعلان کا متن کچھ یوں تھا:

> "The independent and soverigin state of Pakistan will come into existence." [۲]

اس اعلان کا متن افضل اقبال کا تحریر کردہ تھا جو پاکستان کے شعبہ فلمز اینڈ پبلی کیشنز سے وابستہ تھے۔ اس اعلان کے بعد ظہور آذر دوبارہ آن ائیر ہوئے اور کہا:

> "This is Pakistan broadcasting service, Lahore. We now bring to you a special progrmme on the down of Pakistan's

۲۱ndependence". (۳)

اُردو میں یہ اعلان مصطفی علی ہمدانی نے کچھ یوں کیا:

" السلام علیکم! یہ پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس ، لاہور ہے۔ اب آپ ہمارا خصوصی پروگرام سنیے۔"(۴)

اعلان کے بعد مولانا ظاہر قاسمی نے سورہ فتح کی کچھ آیات تلاوت کی۔ پھر حفیظ جالندھری کا قصیدہ پاکستان نشر ہوا۔ اسی شب پشاور ریڈیو سے بھی اعلانِ آزادی یونس سیٹھی کی آواز میں ہوا۔ یونس سیٹھی کے مطابق:

"مجھے یاد ہے کہ ۱۱ بج کر ۱۰ منٹ پر میں نے آخری اناؤنسمنٹ آل انڈیا ریڈیو کی کی۔ اس کے پچاس منٹ بعد ۱۲ بجے اسی مائیکروفون سے اسی سٹوڈیو سے، اسی سٹیشن سے ہم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے الفاظ ادا کرنے کے بعد ہم سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہ ہم اپنی منزل پر پہنچ چکے ہیں۔"(۵)

لاہور اسٹیشن سے خصوصی پروگرام میں استاد فتح علی خان اور مبارک علی خان نے علامہ اقبال کی اُردو نظم ساقی نامہ کے دو بند سنائے۔ بعد ازاں خبریں نشر کی گئیں جو حامد جلال کی تیار کردہ تھیں۔ معروف اُردو ادیب احمد ندیم قاسمی کہتے ہیں:

"میں پشاور ریڈیو سے متعلق تھا۔ جب قیامِ پاکستان عمل میں آیا۔ ۱۳ / اگست ۱۹۴۷ء کی رات ۱۲ بجے جب آل انڈیا ریڈیو پشاور، پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس میں بدلا تو مبارک باد کے بعد جو پہلا پروگرام نشر ہوا وہ میرے تین ملی نغموں پر مشتمل تھا۔ ایک نغمہ پاکستان کے بارے میں تھا۔ ایک اسلام کے بارے میں اور ایک قائد اعظم کے بارے میں تھا۔"(۶)

ڈھاکہ ریڈیو بھی آزادی کے اس سفر میں شریک تھا۔ یہاں سے اعلان آزادی اے ایف کلیم اللہ نے کیا۔ ان کا کہنا تھا:

"میرے لیے یہ دن صرف خوشی ہی کا باعث نہیں تھا بلکہ ایک بڑے اعزاز کا باعث بن گیا۔ اس لیے کہ مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ میں اعلان کروں کہ اب ڈھاکہ آل انڈیا ریڈیو ڈھاکہ نہیں رہا بلکہ پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس ڈھاکہ ہو گیا۔"(۷)

آزادی کی یہ نشریات "طلوع صبح آزادی" کے نام سے نشر کی گئی۔

تقسیم کے بعد پاکستان کے حصے میں تین ریڈیو اسٹیشن (لاہور، ڈھاکہ، پشاور) آئے۔ ابتدا ہی سے ریڈیو پاکستان

نے دانستہ اور غیر دانستہ انداز میں اُردو زبان کی ترویج و ترقی اور فروغ کے لیے بہت سی کاوشیں کیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد ۳۱/ اگست ۱۹۴۷ء کو قائد اعظم نے پہلی بار اُردو زبان میں ریڈیو پاکستان ہی کے ذریعے پاکستانی قوم سے خطاب کیا۔ آزادی کی نعمت کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بہت سے مسائل بھی ملے۔ ان میں سے ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ بھارت سے ہجرت کے کٹھن سفر میں بے شمار افراد اپنے اہلِ خانہ اور پیاروں سے بچھڑ گئے۔ اس صورتحال میں لاہور اسٹیشن سے ایک خصوصی پروگرام شروع کیا گیا، جس میں بچھڑے ہوئے لوگوں کے پیغامات (اُردو زبان میں) نشر کیے جاتے تھے۔ اس پروگرام کے ذریعے ہزاروں افراد اپنے خاندانوں نے دوبارہ ملنے میں کامیاب ہوئے۔

نومبر ۱۹۴۷ء میں ایک اُردو پروگرام "پاکستان ہمارا ہے" شروع کیا گیا۔ یہ پروگرام روزانہ نشر ہوتا تھا اس پروگرام کا مقصد عوام کے حوصلے بلند کرنا اور بدلے ہوئے حالات کے تقاضوں کا احساس دلانا تھا۔ ابتدا میں ریڈیو پاکستان کی نشریات ۲۴ گھنٹے پر محیط نہیں تھی بلکہ یہ نشریات تین مجالس میں نشر کی جاتی تھیں۔ پہلی مجلس صبح ساڑھے سات تا ساڑھے نو، دوسری مجلس دوپہر ساڑھے بارہ تا دو اور تیسری مجلس شام پانچ بجے تا رات گیارہ بجے تک ہوتی تھی۔

قیامِ پاکستان کے بعد کراچی کو ملک کا پہلا دارالخلافہ بنایا گیا۔ اس لیے کراچی میں ریڈیو اسٹیشن کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی۔ کراچی میں پہلا ریڈیو اسٹیشن حکومت سندھ کی سرپرستی میں ۱۰/ اگست ۱۹۴۷ء کو بحریہ کی ایک چھوٹی سی بیرک میں قائم کیا گیا۔ کراچی میں ریڈیو اسٹیشن کے لیے علی محمد چھانگلہ اور ایس کے حیدر کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔ اس ریڈیو اسٹیشن کی نشریات صرف ۲۰ دن بعد بند کر دی گئی۔ ریڈیو پاکستان کراچی کی نشریات کا باقاعدہ آغاز قیامِ پاکستان کے ایک برس بعد ۱۴/ اگست ۱۹۴۸ء کو ہوا۔

اگست ۱۹۴۹ء میں ریڈیو پاکستان سے ایکسٹرنل سروسز کا آغاز ہوا۔ ایکسٹرنل سروسز کا مقصد پاکستان سے دوسرے ممالک کو متعارف کرانا تھا۔ بعد ازاں ریڈیو پاکستان نے تمام صوبائی اکائیوں کے ادب، زبان، موسیقی، رہن سہن، تاریخ، تہذیب، ثقافت، اقدار اور قومی تشخص کے فروغ کی ذمہ داری سنبھال لی۔ ابتدا میں یہ نشریات چار زبانوں عربی، فارسی، افغان فارسی اور برمی زبان میں شروع کی گئی۔ اس وقت ریڈیو پاکستان کی ایکسٹرنل سروس سے ۱۰ زبانوں میں پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ ان میں گجراتی، پشتو، بنگلہ، تامل، سنہالی، چائنیز، فارسی، دری اور ہندی زبان میں شامل ہیں۔ جب کہ نشریات کا دورانیہ ۸ گھنٹے روزانہ ہے۔

ریڈیو پاکستان نے مختلف زبانیں بولنے والوں تعلیمیافتہ، کم تعلیمی افتہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں، رنگا رنگ تہذیب و ثقافت کے حامل عوام کے ذوق اور مزاج کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر طرح کے علمی، سماجی، مذہبی اور فنونِ لطیفہ سے متعلق پروگرام نشر کیے۔ چونکہ اُردو کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا اس لیے اُردو زبان کی ترقی اور ترویج کے سلسلے میں کئی اقدامات کیے گئے۔ اس میں سب سے پہلا قدم یہ تھا کہ لوگوں کو اُردو زبان سے مانوس کرنے کے لیے اُردو پروگرام

شروع کیے گئے۔ بعد ازاں اُردو کے لہجہ کی درستی اور تلفظ کی صحیح ادائیگی کے لیے اُردو کے ماہرین کی خدمات حاصل کی۔ ان ماہرین میں اُردو زبان کے دیگر ماہرین کے ساتھ بابائے اُردو مولوی عبد الحق بھی شامل ہیں۔ ذکی احمد ذکی ''صدائے پاکستان'' لکھتے ہیں:

> ''نشریات کے آغاز سے ہی کوشش کی گئی کہ لوگ اُردو زبان سے مانوس ہو جائیں۔ اس سلسلے میں ''زبان اُردو'' کے نام سے تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ ۴/ فروری ۱۹۴۹ء کو پہلی تقریر اُردو رسم الخط کے بارے میں شمس العلما مولوی عبد الحق کی نشر ہوئی اور پھر مزید چار تقاریر نذر سماعت کی گئیں۔ بعد ازاں مولوی عبد الحق ہر پندرہ روز بعد ریڈیو پر تقریر کرتے تھے۔''(۸)

اُردو زبان و ادب کے فروغ و ترویج میں ریڈیو پاکستان کا کردار غیر معمولی ہے۔ اس حوالے سے سلیم گیلانی، سابق ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان کہتے ہیں:

> ''شعرا اور موسیقی دونوں ریڈیو کے روز مرہ میں شامل تھے۔ شعرا اور موسیقی کا ملاپ ریڈیو میں ہوا۔ ریڈیو کو دونوں میدانوں میں اعلیٰ ذوق رکھنے والا تخلیقی جوہر میسر تھا۔ جس کی نگرانی میں یہ دونوں دھارے ایک دوسرے میں شامل ہوگئے۔ پھر اچھی موسیقی ریڈیو کی پہچان بن گئی۔''(۹)

اُردو شاعری کو موسیقی کے وسیلے سے مقبول عام بنانے میں ریڈیو پاکستان کی خدمات بہت اہم ہے۔ کلاسیکی موسیقی کے میدان میں استاد امانت علی خان، استاد فتح علی خان، نزاکت علی خان، استاد سلامت علی خان، ملکہ موسیقی روشن آرا بیگم اور استاد برکت علی خان جیسے بڑے گلوکاروں نے نامور شاعروں کے اُردو کلام کو ریڈیو پاکستان کے مائیک کے ذریعے عوام تک پہنچایا۔ غزل گائیکی اور نیم کلاسیکل میں فریدہ خانم اور مہدی حسن جیسے بڑے نام بھی ریڈیو پاکستان کی بدولت ہی معروف ہوئے۔ مہدی حسن اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''مجھے دراصل غزل کے معاملے میں ریڈیو پاکستان ہی کی تعلیم ہے ریڈیو پاکستان میں میرے سب سے بڑے صلاح کار بخاری صاحب اور سلیم گیلانی ہیں۔''(۱۰)

لاہور آزادی سے پہلے بھی اُردو زبان و ادب کا مرکز تھا اور بعد میں بھی اس شہر کی ادبی اہمیت برقرار رہی۔ اس ریڈیو اسٹیشن سے بے شمار یادگار اُردو پروگرام نشر کیے گئے۔ ان میں سے بعض پروگراموں کی مقبولیت سرحد پار تک گئی۔ ایسے ہی پروگراموں میں سے ایک ''تلقین شاہ'' تھا۔ اس پروگرام کے مصنف اور مرکزی کردار ادا کرنے والے معروف اُردو لکھاری اشفاق احمد تھے۔ اس پروگرام کے بارے میں کہتے ہیں:

"اس پروگرام کا دباؤ اپنے سامعین پر کچھ ایسا تھا کہ اسے Programme of appoitment کہتے تھے۔لوگ سارے کام چھوڑ کر اسے وقت مقررہ پر سننا بے حد پسند کرتے تھے۔بی بی سی کے پروگرام میں دنیا کے طویل المعیاد پروگراموں کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے ریڈیو پاکستان کے تلقین شاہ کو اس فہرست میں چوتھے نمبر پر لکھا۔ اب تک ۳۲ برس گزر چکے ہیں یہ پورے تسلسل کے ساتھ وقت مقررہ پر اپنے دورانیے کے ساتھ جاری وساری ہے۔"(۱۱)

اگست ۱۹۶۵ء میں لاہور ریڈیو اسٹیشن ایک نئے اور بڑے براڈکاسٹنگ ہاؤس میں منتقل ہو گیا۔اس دور میں کلاسیکی موسیقی کو بہت اہمیت دی گئی۔اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ جنوبی ایشیا کی کلاسیکی موسیقی بڑی حد تک مسلمان موسیقاروں اور گائیکوں کی مرہونِ منت رہی ہے۔اس حقیقت کے پیش نظر ۱۹۷۶ء میں اس وقت کے مشیر برائے ثقافت معروف شاعر جناب فیض احمد فیض کی کوششوں سے ایک کلاسیکل میوزک ریسرچ سیل قائم کیا گیا۔جو ۱۹۷۸ء سے ریڈیو پاکستان، لاہور کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔اس ریسرچ سیل کے فرائض میں کلاسیکی موسیقی کی تمام شاخوں میں ریسرچ کرنا اور تحقیق شدہ مواد کو شائع کرنا شامل ہے۔اس سیل میں اب تک موسیقی کے بارے میں مختلف زبانوں میں شائع شدہ ۷۰۰ نادر کتابوں کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں یہ شعبہ کلاسیکی موسیقی میں لوگوں کی دل چسپی بڑھانے کے لیے ماہانہ محفل موسیقی منعقد کراتا ہے۔

ریڈیو پاکستان کی اور بڑی خدمت قومی ترانے کی تیاری میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔احمد غلام علی چھاگلہ نے قومی ترانے کی دھن تخلیق کی اور حفیظ جالندھری نے بول لکھے۔ریڈیو پاکستان کے فن کاروں نے قومی ترانے کو اپنی آواز دی۔قومی ترانے کی ریہرسل، صدابندی اور دیگر مراحل میں ریڈیو پاکستان کے کارکن پیش پیش رہے۔کسی بھی زبان کے فروغ میں اس کا ادب اہم کردار ادا کرتا ہے۔ڈرامہ ادب کی ایک اہم صنف ہے اور ریڈیو نے اس اُردو ڈرامہ کو عوام الناس تک پہنچانے اور معروف کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ریڈیو پر اُردو ڈرامہ کا آغاز ۱۹۲۸ء میں انڈین براڈکاسٹنگ سروس کے قیام کے بعد ہوا۔بقول ڈاکٹر محمد شکیل اختر:

"جنوری ۱۹۲۸ء سے پابندی سے ریڈیو ڈرامہ نشر کیا جا رہا ہے۔آل انڈیا ریڈیو نئی دہلی کے میوزیم میں سب سے قدیم ڈرامہ "منتوش" کا مسودہ نمائش کے لیے رکھا گیا ہے۔جس پر تاریخ نشر ۳/ جنوری ۱۹۳۶ء درج ہے۔اس ڈرامہ کو کیشر وچندر چیٹر جی نے لکھا اور شجاع الدین نے ریڈیو کا آہنگ بخشا۔اس کی سکرپٹ اُردو زبان میں ہے۔"(۱۲)

۱۹۳۸ء میں لاہور اسٹیشن کی بنیاد پڑی تو یہاں سے بھی اُردو ڈرامے نشر ہونے لگے۔اس دور میں ریڈیو سامعین

میں اُردو ڈراما مقبول ہونے لگا اور پندرہ دن کی بجائے ہفتہ وار نشر ہونے لگا۔ اس دور میں رفیع پیر، محمود نظامی، امتیاز علی تاج، شوکت تھانوی، امین سیلانی جیسے ڈراما نگاروں کو اُردو کے ریڈیو ڈراما کو عروج تک پہنچایا۔ اس دور کو اُردو ریڈیو ڈرامے کا سنہرا دور کہا جاتا ہے۔ اس سنہری دور میں فیض احمد فیض نے بھی لاہور ریڈیو کے لیے تین ڈرامے تحریر کیے جن میں سے '' پرائیویٹ سیکرٹری''کافی مقبول ہوا۔ اس دور میں بابائے نشریات زیڈ اے بخاری نے بمبئی سٹوڈیو سے بھی اُردو ڈراما نشر کرنا شروع کیے۔ وہ خود بھی ڈراموں میں حصہ لیتے تھے۔ ان کی خوبی تھی کہ وہ آوازیں بدل کر بیک وقت ایک سے زیادہ کردار ادا کرتے تھے۔ اس کی ایک مثال ان کا شاہکار اُردو ڈراما '' لائٹ ہاؤس کے محافظ '' ہے۔ زیڈ اے بخاری کے اس طرح کے کئی ڈرامے ریڈیو پاکستان آرکائیوز میں موجود ہیں۔

ریڈیو پاکستان نے قیام کے بعد اس روایتی پاسداری کی اُردو ڈرامے کے حوالے سے بھی ریڈیو پاکستان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آزادی کی کٹھن مسافتیں طے کر کے آنے والوں کو ریڈیو ڈراموں کی جذباتی کہانیوں اور کرداروں نے نئی منزلوں کی طرف لے جانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس وقت پیش کیے جانے والے ڈرامے '' پاکستان ہمارا ہے''، ''زندہ پاکستان'' اور ''وقت کی آواز'' جیسے ڈرامے لوگوں کے لیے وطن کی محبت جیسے عظیم جذبات کی تسکین کا موجب بنے۔

ابتدا میں ریڈیو پاکستان پر زیادہ تر مغربی ادب سے ماخوذ اُردو ڈرامے نشر کیے جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ طبع زاد ڈرامے لکھے جانے لگے اور سامعین میں اُردو ڈراموں کی مقبولیت بڑھتی گئی۔ ریڈیو پاکستان کے ابتدائی دور کے ڈراما نگاروں میں امتیاز علی تاج، سید عابد علی عابد، شوکت تھانوی، نصر اللہ خان، انتظار حسین اور سلیم احمد، اشفاق احمد، بانو قدسیہ عشرت رحمانی اور جاوید اقبال شامل تھے۔ ریڈیو پاکستان کے بہت سے ریڈیائی ڈرامے بعد ازاں کتابی شکل میں شائع ہو کر اُردو ادب میں اہم اضافہ ثابت ہوئے ان میں انتظار حسین کے اُردو ریڈیائی ڈراموں کا مجموعہ '' دل کے قریب ''، '' خرد کا نام جنوں'' اور ''سائباں کے نیچے'' وغیرہ شامل ہیں۔ عشرت رحمانی نے ریڈیو کے لیے اُردو زبان میں کئی ڈرامے تحریر کیے ۔ ان کے ریڈیائی ڈراموں کے مجموعے ''دکھیا سنسار''، ''پریم سنسار'' اور ''انوکھا سنسار'' شائع ہو چکے ہیں۔ ریڈیو پاکستان لاہور سے تعلق رکھنے والے شوکت تھانوی نے ریڈیو کے لیے اُردو کے کئی ڈرامے تحریر کیے جو بہت مقبول ہوئے۔ ان کے ریڈیائی ڈراموں کے مجموعے '' منشی جی''، ''سنی سنائی''، ''غالب کے ڈرامے''، ''قاضی جی''، ''کھی کھی '' اور ''مجھے خرید لو'' بھی شائع ہو چکے ہیں۔

ریڈیو پاکستان کی اُردو کے فروغ کے سلسلے میں ایک اور خدمت نمایاں ہے۔ وہ یہ کہ کرکٹ کی اُردو کمنٹری کے آغاز کا سہرا ریڈیو پاکستان کے سر جاتا ہے۔ کیوں کہ پاکستان میں سب سے پہلے اُردو کمنٹری ریڈیو پاکستان کراچی سے متعارف کرائی گئی۔ اس سلسلے میں منیر حسین نامور اسپورٹس صحافی و کمنٹیٹر کا کہنا ہے:

"جب میں یہ تجویز لے کر اس وقت کے ریجنل ڈائریکٹر مرحوم طاہر شاہ صاحب کے پاس گیا تو انھوں اسے پسند فرمایا۔ پہلی مرتبہ اُردو کمنٹری بختیار یوتھ سنٹر، کراچی سے نشر کی گئی۔ جہاں جنگ گولڈ کپ کا فائنل تھا۔ ٹیمیں نیشنل سپورٹس اور کلفٹن جمخانہ کے درمیانیہ فائنل میچ تھا۔ وہاں سے اُردو کمنٹری کا آغاز ہوا اور بعد میں سلسلہ چلتا رہا۔"(۱۳)

ریڈیو پاکستان نے اہم اور معیاری تخلیقات کو مختلف نثری اصناف کی شکل میں سامعین تک پہنچایا اور اس کے لیے ایک مخصوص حلقہ بھی پیدا کیا۔ ریڈیو پاکستان نے کتابوں پر تبصرے کی روایت بھی ڈالی۔ اس سے نہ صرف اہم کتابوں تک سامعین کی رسائی ہوئی بلکہ سامعین میں مطالعے کا رجحان بھی بڑھا۔ اس طرح ریڈیو پاکستان نے اُردو زبان و ادب کو معاشرے کے قریب تک لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جس کی وجہ سے ادب میں نئے رجحانات اور خیالات در آئے۔ اُردو ادب میں تنوع اور وسعت پیدا ہوئی۔

ریڈیو پاکستان سے اُردو شاعروں اور ادیبوں کے انٹرویو نشر کرنے کا سلسلہ بھی اس ادارے کے آغاز سے جاری و ساری ہے۔ پاکستان کا شاید ہی کوئی ایسا معروف شاعر یا ادیب ہو جس کا انٹرویو ریڈیو پاکستان سے نشر نہ ہو چکا ہو۔ ریڈیو پاکستان کے آرکائیوز میں بعض شاعروں اور ادیبوں کے نایاب و نادر انٹرویو موجود ہیں۔ ان انٹرویوز سے نہ صرف شاعروں اور ادیبوں کی تخلیقات سامعین تک پہنچی بلکہ ان کے خیالات اور ادبی نقطہ نظر کی بھی وضاحت ہوئی۔ ریڈیو پاکستان نے ادیبوں کے انٹرویو کے ذریعے اُردو شاعروں اور ادیبوں کو ملک کے ہر گوشے میں متعارف کرایا۔

اُردو زبان وادب کے فروغ کے سلسلے میں ریڈیو پاکستان کی ایک اور اہم خدمت اس ادارے سے اُردو ریڈیائی میگزین "آھنگ" کا اجرا ہے۔ ریڈیو پاکستان کے شعبہ مطبوعات کے زیرِ اہتمام ایک میگزین کا پہلا شمارہ قیام پاکستان کی پہلی سالگرہ ۱۴/اگست ۱۹۴۸ء کو شائع ہوا۔ ریڈیو پاکستان کراچی اسٹیشن کا افتتاح بھی اسی دن ہوا۔ اس رسالے کا نام آہنگ تجویز کیا گیا۔ آہنگ فارسی میں آواز کو کہتے ہیں۔ اور یہ ایک ایرانی ساز کا نام بھی ہے۔

ریڈیو پاکستان اور اس کا اُردو رسالہ "آہنگ" لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ایک معروف رسالہ ہے جو نہ صرف ریڈیو کے پروگراموں سے آگاہ کرتا ہے بلکہ اُردو زبان و ادب کے حوالے سے تحریریں بھی اس رسالے کا حصہ بنتی رہی ہیں۔ "آہنگ" نے جہاں ریڈیو پاکستان کی تاریخ مرتب کی وہاں اُردو کے فروغ کے لیے اس کی خدمات بھی قابل قدر ہیں۔ اس رسالے کے پرانے شماروں سے ریڈیو کے معروف پروگراموں سے آگاہی ملتی ہے اور اس دور کے فن کاروں، صداکاروں، موسیقاروں اور ادیبوں سے بھی شناسائی ہوتی ہے۔ بقول محمد جاوید پاشا:

"آہنگ میں بڑے ادیب اور نامور لکھاریوں کی تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں اور آج بھی ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں جب کبھی ریڈیو پاکستان کی تاریخ مرتب کی جائے گی جو آہنگ ہی

سب سے بڑا ذریعہ اور حوالہ ہو گا۔"(۱۴)

"آہنگ" ریڈیو پاکستان کی تاریخ کے حوالے سے ایک مستند اور اہم حوالہ ہے۔ جو نہ صرف ادیبوں، فن کاروں اور تکنیک کاروں (انجینئر، ساؤنڈ ریکارڈسٹ وغیرہ) کا تعارف کراتا ہے بلکہ ریڈیو پاکستان سے اندرون ملک اور بیرون ملک پیش کیے جانے والے پروگراموں کی تفصیلات سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ یوں آہنگ آواز خزانہ کی تحریری صورت ہے۔

" آہنگ" کے پہلے شمارے کے سرورق پر ریڈیو پاکستان کا مونو گرام شائع کیا گیا۔ جسے نامور مصور عبد الرحمن چغتائی نے ڈیزائن کیا تھا۔ یہ شمارہ ۱۴/ اگست تا ۳۱ / اگست ۱۹۴۸ء کے پروگراموں کی تفصیل کے ساتھ منظر عام پر آیا۔ یہ شمارہ اُردو ادب کے نامور افسانہ نگار غلام عباس کی زیر ادارت شائع ہوا۔ ۴۰ صفحات پر مشتمل اس رسالے کی قیمت سات آنے تھی۔ اس شمارے میں ۴ صفحات کے اشتہارات اور ۶ عدد چھوٹے چھوٹے اشتہارات چھاپے گئے۔ (۱۵)

پہلے پندرہ روزہ کے بعد آہنگ کا دوسرا شمارہ ۸ / ستمبر ۱۹۴۸ء کو شائع ہوا۔ اسی ماہ قوم کو ایک بڑے سانحے سے دو چار ہونا پڑا۔ ۱۱ / ستمبر ۱۹۴۸ء کو بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح کا انتقال ہو گیا۔ اسی لیے آہنگ کے اگلے شمارے کو قائد نمبر کا نام دیا گیا۔ یہ شمارہ محمد علی جناح کے انتقال پر ملال کی خبر لے کر ۱۴/ ستمبر ۱۹۴۸ء کو شائع ہوا۔

"آہنگ" باقاعدہ ایک ادبی مجلہ بھی ہے۔ جس نے اُردو زبان کے فروغ اور ترویج کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس رسالے کی ادارت اور نگارشات میں اُردو زبان کے نامور ادیب و شاعر شامل رہے۔ اس رسالے میں شائع ہونے والے ادیبوں کی ادبی تحریریں، انٹرویو اور تصاویر ریڈیو کی ہی نہیں بلکہ ادبی دنیا کی بھی تاریخ بیان کرتے ہیں۔ یہ رسالہ اُردو کے نامور ادیبوں کی زیر ادارت شائع ہوتا رہا۔ اس کے پہلے مدیر اُردو ادب کے معروف افسانہ نگار غلام عباس تھے۔ بعد ازاں عشرت رحمانی، محشر بدایونی، صبیح محسن، قمر علی عباسی، مبارک زمان خان اور معین دانش جیسی ادبی شخصیات اس رسالے سے وابستہ رہیں۔ ان صاحب ذوق اُردو ادیبوں کی قیادت میں اس رسالے میں اُردو زبان و ادب کے حوالے نادر تحریریں شامل کی جاتی رہی ہیں۔ یہ تمام ترکاوشیں اُردو زبان کے فروغ دینے کے سلسلے کے بہت اہم ہیں۔ "آہنگ" پاکستان کا واحد اُردو رسالہ ہے جو ۱۹۴۸ سے اب تک مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالے کی موجودہ مجلس ادارت میں محبوب سرور (مدیر اعلیٰ) اور افشاں نگار (مدیر) شامل ہیں۔

ریڈیو پاکستان کے رسالہ "آہنگ" نے بھی اُردو زبان و ادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس رسالے میں نہ صرف شاعروں اور ادیبوں کے انٹرویو شائع کیے گئے بلکہ اُردو ادب کے موضوعات پر ادبی تحریریں بھی شائع کی گئیں۔ نئے لکھنے والوں کی شعری و نثری تحریروں کو بھی "آہنگ" میں شامل کی گیا۔ "آہنگ" کے کئی خصوصی ادبی نمبر بھی شائع کیے گئے جس میں ڈرامہ نمبر، افسانہ نمبر، غالب نمبر، اقبال نمبر، فیض نمبر، غزل نمبر وغیرہ شامل ہیں۔ "آہنگ" ۱۹۴۸ء سے مسلسل شائع ہونے والا اُردو میگزین ہے یوں اس رسالے کے ذریعے قیام پاکستان کے بعد اُردو ادب کی تاریخ

اور رجحانات بھی مرتب کیے جاسکتے ہیں۔

ریڈیو پاکستان کے پروگراموں (خبریں، تبصرے، تجزیے، بچوں کے پروگرام، خواتین کے پروگرام، زرعی پروگرام، فیچرز، رپورٹس) نے بھی اُردو زبان کی ترویج اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ اس ادارے نے اُردو زبان وادب کو کئی کتب دی ہیں۔ جن میں اُردو تقاریر کے مجموعے، اُردو ڈراموں کے مجموعے خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ ریڈیو پاکستان کے رسالہ ''آہنگ'' نے بھی اُردو زبان و ادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس رسالے میں نہ صرف شاعروں اور ادیبوں کے انٹرویو شائع کیے گئے بلکہ اُردو ادب کے موضوعات پر ادبی تحریریں بھی شائع کی گئیں۔ نئے لکھنے والوں کی شعری و نثری تحریروں کو بھی آہنگ میں شامل کی گیا۔ آہنگ کے کئی خصوص ادبی نمبر بھی شائع کیے گئے جس میں ڈرامہ نمبر، افسانہ نمبر، غالب نمبر، اقبال نمبر، فیض نمبر، غزل نمبر وغیرہ شامل ہیں۔ '' آہنگ'' ۱۹۴۸ء سے مسلسل شائع ہونے والا اُردو میگزین ہے یوں اس رسالے کے ذریعے قیام پاکستان کے بعد اُردو ادب کی تاریخ اور رجحانات بھی مرتب کیے جاسکتے ہیں۔ اُردو زبان کو صحیح معنوں میں رابطے کی زبان اور قومی زبان بنانے میں ریڈیو پاکستان نے اہم کردار ادا کیا۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ مارکونی ۲۵/اپریل ۱۸۷۴ء کو اٹلی کے شہر بولوگنا (Bologna) کے گاؤں پونٹے کیو (Pontecchio) میں پیدا ہوا۔ مارکونی جاگیر دار باپ کا بیٹا تھا اس کی مالی حالت اچھی تھی۔ اسے سائنسی ایجادات میں خاصی دل چسپی تھی۔ اس نے اپنے گھر کے ہی ایک کمرے کو تجربہ گاہ میں تبدیل کر لیا جہاں بے تار پیغام رسانی کے لیے تجربات میں مصروف رہتا۔ بالآخر بیسویں صدی کے آغاز پر وہ بغیر تار پیغام رسانی میں کامیاب ہو گیا۔ مارکونی کو ان کامیابیوں پر اپنے ملک اور بیرون ملک کئی انعامات اور اعزازات سے نوازا گیا۔ کئی یونیورسٹیوں نے اسے اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی۔ ۱۹۰۹ء میں نوبل انعام حاصل کرنے کے بعد ۱۹۱۸ء میں فرینکلن میڈل حاصل کیا۔ انگلینڈ میں ۲۰۰۱ء میں ریڈیو کی ایجاد کے ۱۰۰ سال منانے کے لیے دو پاؤنڈ کا ایک خصوصی سکہ جاری کیا گیا جس پر مارکونی کی تصویر تھی۔ ۲۰۰۹ء میں اٹلی نے ۵ یورو کا خصوصی سکہ جاری کر کے مارکونی کے نوبل پرائز کے ۱۰۰ سال کو منایا۔ ۲۰۰۹ء میں ہی نیو جرسی کے ایک ہال کو اس کے نام سے منسوب کیا گیا۔ ڈچ ریڈیو اور امریکہ نیشنل ایسوسی ایشن اینڈ براڈ کاسٹرز ہر سال بین الاقوامی طور پر بہترین ریڈیو پروگرام پر پروڈیوسر اور ریڈیو اسٹیشن کو مارکونی ریڈیو ایوارڈ عطا کرتی ہے۔ انیسویں صدی کے اس فطین اور عظیم سائنس دان کا انتقال ۲۰/جولائی ۱۹۳۷ء کو روم میں ہوا۔

۲۔ Mehmood Hussain, Radio journalism, Islamabad: National book foundation,۲۰۱۲, P۱۳

۳۔ Same as above

۴۔ Same as above

۵۔ یہ ریڈیو پاکستان ہے (ڈاکومینٹری)، تحقیق و تحریر ستار سید، سنٹرل پرڈوکشن یونٹ، ریڈیو پاکستان

۶۔ ریڈیو کے پچاس سال (ڈاکومینٹری)، تحریر و تحقیق صبیح محسن، ہدایات و پیشکش ناظم الدین

۷۔ ایضاً

۸۔ ذکی احمد ذکی، صدائے پاکستان، کراچی : جنرل نالج اکیڈمی، ۲۰۱۵ء، ص: ۱۷

۹۔ یہ ریڈیو پاکستان ہے، ڈاکومینٹری

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ ریڈیو کے پچاس سال، ڈاکومینٹری

۱۲۔ ڈاکٹر محمد شکیل اختر، اُردو میں نشریات ادب، ص: ۱۵۹

۱۳۔ ریڈیو کے پچاس سال، ڈاکومینٹری

۱۴۔ https://dailypakistan.com.pk/۲۰-Apr-۲۰۱۷/۵۶۳۰۰۱

۱۵۔ ماہنامہ ''آہنگ''، شعبہ مطبوعات، ریڈیو پاکستان، اگست ۱۹۴۸ء، شمارہ اوّل